

الله کے عذاب

X☆X☆X

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آج کا دور قتوں کا دور ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیامت کی جن نشانیوں سے آگاہ فرمایا، ان میں سے اکثر علامات آج منظر عام پر آچکی ہیں۔ قرآن کے مطالعے سے یہ تائی حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اللہ ﷺ نے جن گناہوں کی پاداش میں پہلی اقوام کو آسمانی اور زمینی آفات سے تباہ کر دیا، وہی گناہ کلمہ پڑھنے والوں میں عام ہو چکے ہیں۔ گناہوں پر نادم ہونے کے بجائے فخر کیا جاتا ہے۔ گناہ گار قابلِ رشک ہیں اور متفقین پر زندگی ٹنگ ہے۔ مگر اب ہوں کو اللہ کی رحمت خوب یاد ہے لیکن وہ اللہ کے غصب سے بے خوف ہیں۔

اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعَلَمُوا﴾⁽²⁸⁾ ”یقیناً اللہ سے اُس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں“

[فاطر: ۳۵] لہذا جو لوگ اللہ کے غصب، عذاب اور طاقت کا علم نہیں رکھتے، ان کے دل اللہ کے خوف سے خالی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دن جو دن گناہوں میں ترقی کر کے اللہ کے عذاب کے مُتْحَقِّن بنتے جا رہے ہیں۔ اللہ کے عذاب کی صفت کیسی ہے؟ اللہ نے پہلی گناہ گار بستیوں کو کن عذابوں سے بلاک کر دیا؟ اللہ کے عذاب کی کیا وجہات ہیں؟ اللہ کے عذاب سے بچنے کے کیا طریقے ہیں؟ اس سے پہلے کہ ہم اللہ کے عذاب کی گرفت میں آ جائیں، آئیے قرآن سے رہنمائی حاصل کر کے خود کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ کے عذاب سے بچا لیجئے۔

الله کے عذاب کی صفت

اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿نَّبِيٌّ عِبَادِيَّ أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾⁽⁴⁹⁾ وَ أَنَّ عَذَابِيُّ هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ⁽⁵⁰⁾

”میرے بندوں کو خبر دے دو کہ یقیناً میں بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہوں اور یقیناً میرا عذاب انتہائی دردناک عذاب ہے“ [الحجر: ۱۵]

اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿وَلَا تُحْسِبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُتَخَرُّهُمْ لِيَوْمٍ تَشَخَّصُ

فِيهِ الْأَبْصَارِ⁽⁴²⁾ مُهْطِعِينَ مُفْنِعِي رُؤُسِهِمْ لَا يَرْتَدُ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ افْتَدَتُهُمْ هَوَاءُ⁽⁴³⁾

وَأَنِّي النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرِنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجُبُ

دَعْوَاتَكَ وَنَتَّبِعُ الرُّسُلَ⁽⁴⁴⁾ فَلَا تُحْسِبَنَّ اللَّهُ مُخْلِفٌ وَعِدَّهُ رُسُلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو اِنْتِقامَ⁽⁴⁵⁾

”اور یہ نہ سمجھو کہ اللہ گناہ گاروں کے اعمال سے غافل ہے“⁽⁴²⁾ یقیناً انہیں اس دن تک ڈھیل ہے جب آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی، اپنے سر

اوپر آٹھائے دوڑھے ہوں گے، پلک تک نہ جھپکیں گے اور ان کے دل رہشت زدہ ہوں گے⁽⁴³⁾ اور لوگوں کو اس دن سے ڈرا دو جب ان

پر عذاب آئے گا، پھر گناہ گار کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کر لیں اور رسولوں کی پیروی کر

لیں⁽⁴⁴⁾ سو یہ نہ سمجھنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے کیے وعدوں کے خلاف کرے گا۔ یقیناً اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے⁽⁴⁵⁾“ [امراۃ: ۱۴]

اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾⁽¹²⁾ یقیناً تیرے رب کی پکڑنہایت سخت ہے [البرون: ۸۵]

اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا﴾⁽⁵⁷⁾ یقیناً تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے [غافر: ۱۷]

کیا تراللہ کے عذاب سے بے خوف ہو؟

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا يَعْمَلُونَ﴾ اُو اَمِنَ اَهْلُ الْقُرْبَىٰ اَنَّ يَاتِيْهُمْ بَأْسًا بَيْانًا وَ هُمْ نَائِمُونَ⁽⁴⁷⁾

او اَمِنَ اَهْلُ الْقُرْبَىٰ اَنَّ يَاتِيْهُمْ بَأْسًا ضَحْىٍ وَ هُمْ يَلْعَبُونَ⁽⁴⁸⁾ اَفَامْنُوا مُكْرَرَ اللَّهِ فَلَا يَامِنُ مُكْرَرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَسِرُونَ⁽⁴⁹⁾ ”سوکیا بستیوں والے بے خوف ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر رات گئے آپنچے اور وہ سور ہے ہوں؟ اور کیا بستیوں والے بے خوف ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر دن کے وقت آپنچے اور وہ کھیل میں مشغول ہوں؟ سوکیا وہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہو گئے؟ تو اللہ کی پکڑ سے بے خوف نہیں ہوتے مگر خسارہ پانے والے لوگ“ [الاراف: 7]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا يَعْمَلُونَ﴾ اَفَامْنَ الَّذِينَ مَكْرُوْلِ السَّيِّـاتِ اَنَّ يَخْسِـفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ اُو يَاتِيْهُمْ

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ⁽⁵⁰⁾ اُو يَأْخُذُهُمْ فِي تَقْلِـبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِـينَ⁽⁵¹⁾

”کیا وہ لوگ جو گناہوں کی چالیں چلتے ہیں بے خوف ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنادے یا ان پر ایسی جگہ سے عذاب آپنچے جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے ہوں۔ یا وہ ان کو چلتے پھرتے یا سوتے ہوئے پکڑ لے۔ سو وہ (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں“ [الخلل: 16]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا يَعْمَلُونَ﴾ اَمْ اَمْتَـمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ اَنَّ يَخْسِـفَ بِكُـمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هـى تَمُـرُ⁽⁵²⁾

اَمْ اَمْتَـمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ اَنَّ يُرْسِـلَ عَلَيْـكُـمْ حَاصِـبًا فَسَتَـعْلَمُـوْنَ كَيْـفَ نَـدِـيرُ⁽⁵³⁾ ”اللک: 67

”کیا تم بے خوف ہو کہ جو آسمان میں ہے وہ تمہیں زمین میں دھنادے اور وہ اچانک لرزنے لگے؟ کیا تم بے خوف ہو کہ جو آسمان میں ہے وہ تم پر پھرلوں والی آندھی بیچج دے۔ پھر تم جلد جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا“

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا يَعْمَلُونَ﴾ قُـلْ هـوَ الْقَـادِـرُ عَلـىٰ اَنْ يَـعْـكَـ عَلـىٰـكُـمْ عَذَابـاً مـنْ فـوقـكُـمْ

اَوْ مـنْ تـحـتـ اَرْجـلـكـمـ اَوْ يـلـبـسـكـمـ شـيـعاً وَ يـذـيقـ بـعـضـكـمـ بـاسـ بـعـضـ⁽⁵⁴⁾

”(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بیچج دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے یا تمہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے لڑوا دے اور تمہارے بعض کو بعض کی لڑائی چکھا دے“ [الانعام: 6]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا يَعْمَلُونَ﴾ وَلَوْ نَـشـاءـ لـطـمـسـنـا عـلـىٰ اـغـيـرـهـمـ فـاـسـتـبـقـوـا الصـرـاطـ فـاـنـى يـصـرـوـنـ⁽⁵⁵⁾

وَلَوْ نَـشـاءـ لـمـسـخـنـهـمـ عـلـىٰ مـكـاتـبـهـمـ فـمـا اـسـتـطـاعـوـا مـضـيـاً وَ لـا يـرـجـعـوـنـ⁽⁵⁶⁾ ”اس: 36

”اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا دیں، پھر وہ رستے کی طرف دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے؟ اور اگر ہم چاہیں تو اسی حال میں ان کی صورتیں مسخ کر دیں، پھر وہ نہ آگے چل سکیں اور نہ ہی واپس لوٹ سکیں“

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا يَعْمَلُونَ﴾ قُـلْ مـنْ يـكـلـوـكـمـ بـالـيـلـ وـالـنـهـارـ مـنـ الرـحـمـنـ⁽⁵⁷⁾

”(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! وہ کون ہے جو دن اور رات میں رحمن سے تمہاری حفاظت کر سکتا ہے؟“ [الانبیاء: 21]

۴) اللہ نے فرمایا «فَلَدَ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاتَّى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ»

فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ» [النحل: ۱۶]

”ان سے پہلے لوگ بھی (گناہ کی) چالیں چل چکے ہیں۔ تو اللہ کا حکم ان کی عمارت پر بینا دوں سے 2 پہنچا۔ پھر ان پر اپر سے چھٹ گر پڑی اور ان پر ایسی جگہ سے عذاب آپنچا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا“

۵) اللہ نے فرمایا «وَكَمْ قَصَّ مِنَ الْمَنَامَةِ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأَنَا بَعْدَهَا قَوْمًا أَخْرِيَنَ» [النحل: ۱۱]

فَلَمَّا أَحْسُوا بَاسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ» [۱۲] لا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أَنْرَفْتُمْ فِيهِ وَمَسِكِنُكُمْ لَعْلَكُمْ تُسْلَوْنَ» [۱۳] قَالُوا يُؤْيِلُنَا إِنَّا كُنَّا ظَلَمِيْنَ» [۱۴] فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَهُمْ

حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَمْدِيْنَ» [۱۵] ”اور ہم نے بہت سی گناہ گار بستیوں کو پیس ڈالا اور ان کے بعد اور لوگ پیدا کر دیے۔ جب انہوں نے ہمارا عذاب محسوس کیا تو فوراً اس سے بھاگنے لگے۔ مت بھاگو! اور جن نعمتوں میں تم عیش کرتے تھے اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے کچھ پوچھا جاسکے۔ کہنے لگے ہائے ہماری شامت! بے شک ہم ہی گناہ گار تھے۔ تو وہ برادر اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو یقینی کی طرح کاٹ کر اور آگ کی طرح بھجا کر ڈھیر کر دیا“ [الآلہ: ۲۱]

۶) اللہ نے فرمایا «فَكَانَ مِنْ قَرِيْبَةِ أَهْلَكُنَّهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ عَلَى عَرُوْشَهَا وَبِئْرِ

مُعَطَّلَةٍ وَقَضَرِ مَشِيدٍ» [۱۶] وَكَانَ مِنْ قَرِيْبَةِ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخْذَتُهَا» [۱۷]

”سوکتی ہی بستیاں ہم نے بلاک کر ڈالیں اور وہ گناہ گار تھیں، سو وہ اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں اور بہت سے کنوں بے کار اور بہت سے مضبوط محل ویران پڑے ہیں“ [۱۸] اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں میں مہلت دیتا رہا اور وہ گناہ گار تھیں، پھر میں نے ان کو پکڑ لیا“ [۱۹]

۷) اللہ نے فرمایا «فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضاً مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيْتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضاً مُمْطَرُنَا

بَلْ هُوَ مَا اسْتَغْجَلْتُمْ بِهِ رِيحُ فِيهَا عَذَابُ الْيَمِ» [۲۰] ثُدَمَرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا

فَاضْبَحُوا لَا يُرَى إِلَّا مَسِكِنُهُمْ كَذِلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ» [۲۱] [الاحقاف: ۴۶]

”تجب انہوں نے گھرے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا، یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔ بلکہ یہ وہ جس کی تم جلدی چارے تھے۔ یہ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر دیتی تھی تو وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ گناہ گار قوم کو ہم ایسے ہی سزا دیتے ہیں“

۸) اللہ نے فرمایا «كَذَبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاتَّهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ» [۲۲]

”ان سے پہلے لوگ بھی (اللہ کی آیات کو) جھٹلا چکے ہیں۔ پھر ان پر ایسی جگہ سے عذاب آپنچا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا“

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ فَإِنَظِرُوهُا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ أَكْثَرُهُمْ

مُشْرِكُونَ﴾⁽⁴²⁾ ”کہواز میں میں چلو بھرو اور دیکھو کہ پہلے (ذمہ باری) لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ ان میں سے اکثر شرک تھے“ [المرد: ۳۰]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ كَفَرُوا مِنْهُ بَنْتِ إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاؤَدَ وَعِيسَى ابْنِ

مَرِيمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَ كَانُوا يَعْتَدُونَ﴾⁽⁷⁸⁾ کافر اپنے مذہب کے خلاف کرنے والے اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) کی زبانی لخت کی گئی۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے نامنی

کی اور وہ حد سے گزر جانے والے تھے۔ جو بُرے کام وہ کرتے تھے ایک دُسرے کو ان سے منع نہ کرتے تھے“

محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلا شخص جو نبی اسرائیل میں داخل ہوا وہ یہ تھا کہ ایک شخص دُسرے کو برائی کرتے ہوئے

ویکھتا تو کہتا اللہ سے ڈراور یہ برائی چھوڑ دے، یہ تیرے لئے جائز نہیں، لیکن دُسرے روز وہ اُسی کے ساتھ کھانے پینے اور اٹھنے میختنے میں

کوئی عار محسوس نہ کرتا۔ اس پر اللہ نے ان کے درمیان دشمنی ڈال دی اور وہ اللہ کی لخت کے متعلق ہوئے“ پھر فرمایا: ”اللہ کی قسم تم لوگوں کو

ضرور شکل کا حکم دیا کرو اور برائی سے ضرور روکا کرو، خالم کا ہاتھ پکڑ لیا کرو (درستہ بارائی بیان حال ہوگا)“ [رواہ أبو داؤد]۔ کتاب الملائم۔ ۲۲۲۶

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ فَلَيَحْذِرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبُهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبُهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾⁽⁶³⁾

”سو جو لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرانا چاہیے کہ ان پر کوئی مصیبت آپرے یا انہیں درنا ک عذاب آپنچے“ [النور: ۲۴]

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری ائمہ کا ایک گروہ شراب و کباب میں رات گزارے گا

پھر صبح کو وہ بندرا اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔ یہ زانہ نہیں اس لئے ملے گی کہ انہوں نے شراب پینے، سو و کھانے، گانے بجائے،

گانے والی قاحشہ عورتیں رکھئے، رشم پہنے اور رشتہ داریاں توڑنے کو حلال کر لیا ہوگا“ [رواہ نامہ احمد۔ مسند احمد]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ وَ كُمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطَرَثٌ مَعِيشَتَهَا﴾⁽⁵⁸⁾ ”اور ہم نے کتنی بستیاں تباہ کر دیں

جو اپنی عیش عشرت پر اترانے لگی تھیں“ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَى إِلَّا وَ أَهْلُهَا ظَلِيمُونَ﴾⁽⁵⁹⁾

”اور ہم بستیوں کو ہرگز تباہ نہیں کیا کرتے مگر (اس وقت) جب اس کے بیٹے والے گناہ گار ہوں“ [القصص: ۲۸]

ابو هریریہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مال غیرمت کو دولت، عامت کو مال غیرمت، زکوٰۃ کو بخدا منہ، علم کو دین کے

علاوہ کسی اور مقصد کے لئے حاصل کیا جائے گا، خاوند اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی ہمدردانی کرے گا، آدمی اپنے دوستوں کو

قریب کرے گا اور اپنے والد کو دور کرے گا، مسجدوں میں شور و شغب ظاہر ہوگا، قبیلے کا سردار فاقات انسان ہو گا اور قوم کا راجہ نہاد تل ترین

شخص ہو گا، ایک شخص کی عزت اس کے شر کے ذریعے کی جائے گی، گانے والیاں اور گانے کے آلات عام ہو جائیں گے، جب شرائیں پی

جانے لگیں گی اور اس ائمہ کے آخری لوگ ائمہ کے پہلے لوگوں پر لخت بھیجیں گے، تو اس وقت تم ان عذابوں کا انتظار کرنا:

نُرخ آندھی کا، نذر لے کا، زمین میں ھنس جانے کا، شکلوں کے منخ ہو جانے کا، پھرلوں کی بارش کا، اور قیامت کی دوسری علامات کا جو پے

و پے آئیں گی جیسے متینوں کا بار جس کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو موتی یکے بعد دیگرے گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔“ [رواہ امام ترمذی]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا يَفْعَلُونَ وَكُوَانَ أَهْلَ الْقُرْبَىٰ إِمْنَوْا وَأَتَقَوْا لَفَتَحَنَا

عَلَيْهِمْ بَرَكَتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾^(٣٦) ”اور یقیناً اگر بتیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کر لیتے، تو ہم ضرور ان پر آسمان سے اور زمین سے برکات کھول دیتے“ [الاراف ٧]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا يَفْعَلُونَ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لَمْ تَعْظُمُنَّ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾^(١٦٤) فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخْذَنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعِذَابٍ يَئِسِّسُ بِمَا كَانُوا يَفْسُدُونَ﴾^(١٦٥) ”اور جب ان میں سے ایک جماعت بولی: تم انہیں کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا شدید عذاب کی سزا دینے والا ہے؟ وہ (تبخیر کرنے والے) بولے: تمہارے رب کے سامنے (گناہوں سے منزہ کرنے) الزام اٹارنے کے لئے اور تاکہ وہ ڈر جائیں۔ پھر جب وہ بھول گئے جس کی ان کو نصیحت کی گئی تھی، جو جو بُرا ای سے منع کیا کرتے تھے ہم نے ان کو بچالیا اور گناہ گاروں کو ان کی نافرمانی کے باعث شدید عذاب میں پکڑ لیا“

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾^(٣٣) ”اور اللہ ان کو ہرگز عذاب نہ دے گا جب تک وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں گے“ [الانفال ٨]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا قُلْتَ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَارًا﴾^(١٠) يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ بِمَدْرَارًا وَيُمْدِدُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ آنَهَرًا﴾^(١٢) ”سو میں (بھی نوح) نے (پی قوم سے) کہا: اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو، یقیناً وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر کثرت سے بارش بر سارے گا اور تمہیں مال اور بیٹوں میں بڑھادے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں بنادے گا“ [نوح ٢١]

﴿اللَّهُ نَعْلَمُ فِيمَا كَانَ رَبُّكَ لِيَهِ لَكَ الْقُرْبَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ﴾^(١١) ”اور تمہارا رب کبھی ایسا نہیں کرتا کہ قلم سے بتیوں کو ہلاک کر دے اور اس کے لوگ نیک ہوں“ [عودہ ١١]

”اور رجوع کر لو اپنے رب کی طرف اور اس کے فرما بندار ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے، پھر تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے^(٥٤) اور اس بہترین بات (قرآن) کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچاک عذاب آپنچے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو^(٥٥) کہیں کوئی یہ کہنے لگے کہ صد افسوس کہ میں اللہ کے احکام میں کوتا ہی کرتا رہا اور میں تو (اسلامی شہزاد/چے موتیں) مذاق اڑانے والوں میں سے تھا^(٥٦) یا کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں متقین میں سے ہو جاتا^(٥٧) یا جب عذاب کو دیکھتے کہنے لگے اگر میرے لئے لوٹ جانا ممکن ہو تو میں نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں^(٥٨)“ [الزمر ٣٩]

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ